REGD. NO. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۱۰ محرم ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲/

جلد ۴۹/۱۴ | ۵ وفا ۱۳۳۹ ہش ۵ جولائی ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے

ایبٹ آباد ۲ جولائی بوقت چھ بجے شام

"حضور اپنی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر محسوس فرماتے ہیں۔"

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

چین نے نیپال سے معافی مانگ لی ۔ معاوضہ دینے پر رضامندی کا اظہار

نیپالی پولیس نے متعدد کمیونسٹوں کو گرفتار کرلیا ۔ ان میں ایوان بالا کا ایک رکن بھی شامل ہے

کھٹمنڈو ۴ جولائی ۔ کمیونسٹ چین کی طرف سے اعتراف کیا گیا ہے کہ سرحدی جھڑپ میں چینی فوج کے ایک دستے نے نیپالی فوج کے ایک افسر کو ہلاک کر دیا تھا ۔ اور دس فوجیوں کو گرفتار کر لیا تھا ۔ حکومت چین نے اس حادثے کے بارے میں حکومت نیپال سے معافی مانگ لی ہے اور معاوضہ دینے پر رضامند ہو گئی ہے ۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم چین نے وزیر اعظم نیپال کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ ہلاک شدہ افسر کی نعش اور گرفتار شدہ دس سپاہیوں کو فی الفور نیپال کے حوالے کر دیا جائے گا

مراسلے میں کہا گیا ہے چینی سپاہیوں نے نیپالی فوج کے دستے کو تبتی باغی سمجھا تھا در اصل گھٹیا درجے کے سرحدی چینی افسروں کو حالات سے غلط فہمی ہوئی ۔ یہ افسر نیپال کی سرحد کے قریب باغی تبتیوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف تھے کہ ان کی نظر نیپالی فوجی دستے پر پڑی ۔ اور انہوں نے نیپالیوں کو بھی تبتی باغی قرار دے کر ان پر گولی چلا دی ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا ہے ۔

کھٹمنڈو کی ایک اور اطلاع کے مطابق نیپالی پولیس نے سرحدی جھڑپ کے بعد متعدد کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا ہے ۔ ان میں ایوان بالا کا ایک رکن بھی شامل ہے ۔

روس اور چین کے درمیان نظریاتی اختلافات کی خلیج وسیع ہو رہی ہے

روسی اخبار پراودا کی طرف سے چینی اشتراکیت کی مخالفت

لنڈن ۴ جولائی ۔ اشتراکی چین اور روس کے درمیان ایک مدت سے جو نظریاتی کشمکش جاری تھی ۔ اور جس سے روسی راہ نما اور چینی اشتراکی برابر انکار کرتے رہے ہیں ۔ خود روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کے اداریوں نے اب اس کی تصدیق کر دی ہے ۔ اور یہ بات اب ظاہر ہے کہ روس اور چین کے درمیان نظریاتی اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے

پراودا نے ۲۹ جون کو اور اس سے پہلے ۱۲ جون کو بائیں بازو کی اشتراکیت کی مذمت میں جو اداریے شائع کئے ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب اشتراکی دنیا میں نظریاتی اختلافات وسیع ہونا شروع ہو گئے ہیں ۔ ان

۲ دونوں اداریوں میں روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے چین کا نام لئے بغیر نہایت سخت الفاظ میں ان کمیونسٹوں کی مذمت کی ہے جو بقائے باہمی کے اصول کے خلاف ہیں ۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بخیریت ربوہ پہنچ گئے

ربوہ ۳ جولائی ۔ کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی مغربی افریقہ سے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد بخیریت ربوہ تشریف لے آئے ۔ ہر دو اصحاب کا خیر مقدم کرنے کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب کثرت کے ساتھ سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے ۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب مارچ ۱۹۵۵ء میں دوسری بار سلسلہ کی طرف سے مغربی افریقہ بھیجے گئے تھے ۔ اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) کی طرف سے حج بدل کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے ۔ حضرت میاں صاحب ممدوح خود تو علالت طبع کے باعث سٹیشن پر تشریف نہ لا سکے ۔ لیکن آپ نے اپنی طرف سے ایک ہار مکرم شبیر صاحب کے لئے بھجوایا تھا جو مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے انہیں پہنایا

احباب دعا کریں کہ ہر دو اصحاب کی ربوہ میں آمد اللہ تعالیٰ اسلام اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے

محترم میاں بدرالدین صاحب آف مالیر کوٹلہ وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۴ جولائی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیمی اور مخلص صحابی محترم میاں بدرالدین صاحب سبزی فروش آف مالیر کوٹلہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۰ء بروز اتوار بارہ بجے دن کے قریب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر قریباً ۷۸ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اسی روز نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازے کو کندھا بھی دیا ۔ بعد ازاں نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم منشی رمضان علی صاحب صدر محلہ دار الشرقی نے دعا کرائی

محترم میاں بدرالدین صاحب مرحوم کے والد محترم میاں گل محمد صاحب بہت اوائل میں

اعلان

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن کی جو تربیتی کلاس مورخہ دس جولائی ۱۹۶۰ء سے شروع ہونی تھی ۔ وہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دی گئی ہے ۔ اب یہ کلاس مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء بروز اتوار مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں شروع ہو گی اور ۲۱ اگست ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گی

قائد علاقائی لاہور ڈویژن

تصحیح

الفضل ۳ جولائی ۱۹۶۰ء کے لیڈر میں متعدد جگہ سورۃ آل عمران کی جگہ سورۃ بنی اسرائیل شائع ہو گیا ہے ۔ احباب تصحیح فرما لیں ۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۰ء

نیک کاموں میں مداومت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات کی جو قسط الفضل مورخہ ۲۹ جون ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی ہے وہ ایک ایسا شاہکار ہے کہ اردو زبان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ کیا بلحاظ مضمون اور کیا بلحاظ عبارت، اور کیا بلحاظ طرز بیان لٹریچر کا یہ ایک مکمل ٹکڑا ہے۔ جو اپنی تاثیر اور افادت میں یکتا شان رکھتا ہے۔ یہ ایک تندرست تازہ اور پکا ہوا سیب ہے جس کو ابھی ابھی شاخ سے اتارا گیا ہے جس کا رنگ آنکھوں کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ جس کی خوشبو نہایت خوشگوار اور جس کا مزہ نہایت لطیف ہے۔ یہ ایک ایسا شاہکار ہے کہ ہم کو یقین ہے کہ احباب نے اس کو بار بار پڑھا ہوگا۔ پھر بھی دل سیر نہیں ہوا ہوگا۔ اور اسکو بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہوگا۔ اسلئے ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جماعتوں کے خطیب جمعہ کے روز بلکہ جب بھی موقع ملے اس شاہکار کو اپنے بھائیوں کو پڑھ کر سنائیں دوست اپنے گھروں میں اور لجنات اپنے جلسوں میں اس کو بار بار پڑھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان ملفوظات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیکی کا بنیادی گُر بتایا ہے۔ ایسا گُر کہ جس پر عمل کرنے سے ہی انسان اپنی زندگی کو ایک ہموار ارتقائی نیکی اور فلاح کی منزل تک پہنچا سکتا ہے۔ اس مضمون کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ نیکی میں مداومت ہی انسان کو حقیقی فلاح کے مقام تک بلند کر سکتی ہے۔ جو لوگ کبھی کبھی نیکی کر کے سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑا کام کر لیا ہے وہ مغالطہ میں گرفتار ہوتے ہیں کبھی کبھی نیکی کرنے سے انسان کسی نیکی کے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر ہم نے کسی سفر پر جانا ہو اور کبھی کبھی اکا دُکا چار قدم مار آئیں تو ہم کبھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے جہاں کا سفر ہم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر روزانہ قدم بقدم اور منزل بہ منزل چلتے چلے جائیں تو انشاء اللہ زُود یا بدیر اپنی منزل مقصود پر پہونچ کر رہیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے معتدل اور جائز حدود کو قائم رکھتے ہوئے اس مضمون کو نہایت وضاحت کے ساتھ مثالیں دے دے کر ایسے عمدہ طریقے سے ذہن نشین کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اس سے بہتر طریق ذہن میں نہیں آ سکتا۔ اصل مضمون کو بار بار پڑھنے سے ہی اس کی خوبیاں واضح ہو سکتی ہیں۔ اسلئے ہم تحدیث نعمت کے طور پر یہاں اسکے کچھ اقتباس درج کرتے ہیں تا کہ احباب جن کی توجہ اس طرف ابھی نہیں ہوئی وہ بھی متوجہ ہوں اور اس عظیم شاہکار سے مستفید ہوں۔

"میں سمجھتا ہوں یہ خیالات لوگوں میں اسی لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ نجات ہمارے اپنے اعمال سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر وہ کوئی نیکی کا کام کرتے بھی ہیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایک احسان سمجھتے ہیں۔ اور یہی ذہنیت ہے۔ جو نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت پیدا نہیں ہونے دیتی۔ لوگ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کر کے بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر بڑا احسان کر دیا ہے۔ اور احسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا تھوڑا ہو یا زیادہ برابر ہوتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو رشوت دیتے ہیں جس طرح کسی شخص کے پاس ٹکٹ نہ ہو۔ اور وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہو۔ اور ٹکٹ چیک کرنے والا آجائے۔ تو وہ بجائے پورا کرایہ ادا کرنے کے کچھ رشوت دے کر ٹکٹ چیکر کو خاموش کرا دے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ وہ اس ایک نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں نیچی کرنا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہم ساری عمر بھی نیکیاں کرتے چلے جائیں تو بھی ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی۔ وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ قربانی کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ان کے اندر سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو پھر بیدار کیا جائے اور ان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے ایسے لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایک شخص ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے۔ لیکن صرف دس دن کھانا نہ کھائے تو وہ یا تو مر جائیگا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ اگر ایک شخص ہزار سال میں نو سو ننانوے سال اور تین سو پچاس دن تک کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس پندرہ دن نہ کھائے۔ تو اس کا پچھلا کھایا ہوا آئندہ نہ کھانیوالے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے۔ اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو ایسے شخص کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اور توبہ و استغفار کرے تو اُسے اللہ تعالیٰ موت کے گڑھے سے نکال لیتا ہے۔ اور اگر توجہ نہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کے لئے نیکی کی طرف قدم نہ اٹھائے تو اس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ پس تھوڑا سا کام کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی آخرت کے لئے بہت کچھ کر لیا ہے۔ یہ محض نفس کا دھوکا ہے یہ ایسی ذہنیت ہے جو عملی حالت کو خراب کر رہی ہے اور اگر ہماری جماعت بھی اس رَو میں بہہ جائے تو یہ قابل افسوس بات ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ نمازوں میں پھر سستی پیدا ہو رہی ہے آج اس مسجد میں پہلے سے آدھی قطاریں نماز پڑھنے والوں کی ہیں۔ میرے بیمار ہونے سے اللہ تعالیٰ تو بیمار نہیں ہو گیا وہ تو دیکھتا ہے کہ کون مسجد میں آیا ہے اور کون نہیں آیا۔ دوست آج محلوں میں جا کر لوگوں سے پوچھیں کہ کیا میرے بیمار ہونے سے اللہ تعالیٰ بھی بیمار ہو گیا ہے کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے۔ کیا اب اللہ تعالیٰ اُن کو دیکھ نہیں رہا۔ جیسے پہلے دیکھتا تھا کہ کون مسجد میں آیا ہے۔ اور کون نہیں آیا۔ یا ان کو ضرورت نہیں رہی کہ وہ اس مسجد میں آ کر نماز ادا کریں۔ میرے نزدیک نہ آنیوالے لوگوں کی حالت بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسے سکول کے بچوں کی ہوتی ہے اگر استاد کی توجہ کسی دوسری طرف ہو جائے یا استاد کلاس میں نہ رہے۔ تو بچے تختیاں رکھ کر آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے کام کو بھول جاتے ہیں اسی طرح ان لوگوں نے یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ میں مسجد میں آتا نہیں۔ اسلئے انہیں مسجد میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ بچے تو نادان ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ دوسری طرف مشغول ہو جاتے یا آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن مومن تو بہت عقلمند اور بیدار مغز ہوتا ہے۔ اس کا مقصد ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیئے بیشک استاد کی غیر حاضری میں بچے جو کچھ کرتے ہیں اسے ان باتوں کا علم نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے اسے انسان کی ہر حالت کا علم ہوتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کون کون مسجد میں آیا ہے اور کون کون نہیں آیا۔ لیکن اگر بفرض محال اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ میں آج مسجد

(باقی ص۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۵ء ۔ بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :

غور و فکر کی عادت ڈالو

فرمایا ۔ میں نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے جلدی جلدی سوال کرنے پر دوستوں کو سمجھایا تھا ۔ کہ اس طرح سوال نہ کیا کریں ۔ اگر کوئی سوال ہو ۔ تو وہ آداب مجلس کے ساتھ ہونا چاہیئے ۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں تھا کہ اگر کوئی دوست باہر سے آئے ہوئے ہوں یا یہیں کے ہوں ۔ اور کسی سوال کا جواب نہ جانتے ہوں ۔ یا جانتے تو ہوں لیکن اس پر زیادہ روشنی چاہتے ہوں ۔ تو وہ بھی سوال نہ کریں ۔ بلکہ میں نے صرف ایسے لوگوں کو منع کیا تھا ۔ جو یونہی سوال کر دیتے ہیں ۔ اور مجلس میں ادب کا رنگ نہیں رہتا بہتر یہی ہوتا ہے کہ بات کو سنا جائے ۔ اور اس پر غور کیا جائے ۔ اور یہی اصل میں

سمجھنے کا گُر

ہوتا ہے ۔ انسان کو چاہیئے کہ پہلے بات کو سنے ۔ اور پھر گھر پر جا کر جگالی کرے ۔ جیسے جانور چارا کھاتے ہیں ۔ تو پہلے تو وہ چارے کے گولے بنا بنا کر پیٹ میں ڈالتے جاتے ہیں ۔ اور پھر اس کے بعد جب وہ آرام سے بیٹھتے ہیں ۔ تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ایک ایک گولہ پیٹ میں سے نکالتے ہیں ۔ اور اس کو چبانا شروع کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ وہ بالکل نرم ہو جاتا ہے اور پھر دوسرا گولہ نکال لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ طاقت رکھی ہے ۔ کہ وہ گولوں کو ایک دفعہ کھا کر دوبارہ واپس نکالتے ہیں ۔ اور پھر ان کو اپنے دانتوں کے ذریعہ چباتے اور رگڑتے ہیں ۔ یہاں تک کہ وہ بالکل ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں ۔ یہ جگالی کا مادہ جو جانوروں میں رکھا گیا ہے غذا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے ۔ اس لئے اس کے لئے روحانی رنگ میں جگالی رکھی گئی ہے ۔ جب وہ کسی بات کو سنے تو

اس کے لئے ضروری ہوتا ہے

کہ وہ اس پر غور کرے ۔ اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے ۔ تو اگلے دن پھر سوال کرے اور گھر پر جا کر اس پر غور کرے ۔ اسی طرح اس سوال کا حل ہو جائے گا ۔ بلکہ اس میں خود سوال حل کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائیگا اگر وہ سوال کرتا چلا جائے ۔ تو سوال بھی حل نہیں ہوتا ۔ اور

قوت فیصلہ

بھی نہیں رہتی ۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ جب انسان اکیلا بیٹھا ہو ۔ تو اسے کئی پچھلی باتیں یاد آ جاتی ہیں ۔ اور وہ ان پر غور کرنا شروع کر دیتا ہے ۔ اور درحقیقت یہی غور علم کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے ۔ انسان پہلے بعض باتیں نہیں سمجھتا بعض اوقات وہ سمجھتا ہے کہ آج فلاں نے میری گستاخی کی ہے ۔ لیکن جب وہ غور کرتا ہے تو وہ کہتا ہے اس نے میری بے ادبی نہیں کی تھی ۔ اور بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ فلاں نے میری عزت کی تھی ۔ لیکن جب وہ اس پر غور کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اس نے میری عزت نہیں کی بلکہ بے عزتی کی ہے ۔ تو اس قسم کے حالات انسانی علم کے بڑھانے کا بڑا بھاری موجب ہوتے ہیں ۔ پس جہاں غور کرنا قوت فکر اور علم کے بڑھانے کا موجب ہوتا ہے ۔ وہاں سوال کرنا دماغ کو مارنے کا موجب ہوتا ہے ۔ جب میں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

سے پڑھا کرتا تھا ۔ تو میرے ساتھ حافظ روشن علی صاحب بھی پڑھا کرتے تھے حافظ صاحب کو جرح کرنے کی بہت عادت تھی ۔ وہ سوال بھی بہت کرتے اور جرح بھی بہت کرتے ۔ اور بار بار کہتے کہ "اس پر یہ زد پڑتی ہے" ۔ اور "اس پر وہ زد پڑتی ہے" ۔ ان کو دیکھ کر مجھے بھی شوق پیدا ہوا ۔ اور اور میں نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا ۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میاں تم اپنے آپ کو کیوں خراب کر رہے ہو ۔ حافظ صاحب کی تو یہ عادت ہے ۔ میں تم سے کوئی علم چھپاتا نہیں ۔ اور نہ اس سے زائد بتا سکتا ہوں جتنا کہ مجھے آتا ہے ۔ چنانچہ ان کے فرمانے کے بعد میں نے کبھی سوال نہیں کیا ۔ میں نے جو کچھ ان سے پڑھا وہ بھی بہت قابل قدر شے ہے ۔ مگر میں ان کے اس نکتہ کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں ۔ جب میں آپ سے کوئی بات سنتا ۔ تو گھر پر جا کر غور کرتا ۔ اور میں اس سے زیادہ سمجھتا جتنا کہ میں وہاں سے سنکر آتا ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ جتنا انہوں نے مجھے سنا کر پڑھایا ہے ۔ اس سے زیادہ مجھے چپ کر کے پڑھایا ہے ۔ غرض میرا منشاء یہ ہے کہ

باتیں سننے کے بعد ان پر غور کرو

اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بیشک کہو کہ بات سمجھ میں نہیں آئی ۔ اور اس کا جواب سنکر پھر اس پر غور کرو اور اگر پھر بھی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو پھر سوال کر کے سمجھنے کی کوشش کرو ۔ یونہی سوال کرتے رہنے سے اپنا دماغ بھی کند ہو جاتا ہے ۔ اور آداب مجلس بھی قائم نہیں رہتے ۔

حضرت امام حسینؓ کی شہادت

ایک دوست جو شیعہ تھے اور حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے ۔ ان سے مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ۔

آپ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آپ دیکھیں کہ امام حسین سے جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ نے اس کا کیسے بدلہ لیا ۔ یزید کے مرنے پر اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گیا ۔ اس نے پہلا کام یہ کیا کہ لوگوں کو جمع کیا اور کہا اے لوگو تم نے مجھے بادشاہ تو بنایا ہے ۔ مگر میں اس کا حقدار نہیں ۔ یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ حقدار ہیں ۔ تم ان کو بادشاہ بنالو ۔ اور اگر ان کو نہیں بناتے تو یہ خلافت تری ہے ۔ انہوں نے اس کو بہت مجبور کیا ۔ لیکن یزید کے بیٹے نے جو ایک نہایت نیک انسان تھا کہا کہ میں اس کا حقدار نہیں ہوں ۔ جب گھر آیا تو گھر والوں نے کہا کہ تم نے تو خاندان کی ناک کاٹ دی ہے ۔ اس نے کہا میں نے ناک کاٹی نہیں بلکہ ناک رکھ لی ہے ۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے امام حسین کا بدلہ لے لیا ۔

غلط الزامات

ایک دوست کے سوال کرنے پر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی شخص لوگوں کی اصلاح کے لئے آتا ہے تو چونکہ برائیوں کو چھوڑنا ان کے لئے بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ غلط الزامات لگا کر دوسروں کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اگر وہ کہیں کہ ہم اس لئے اس کے دشمن ہیں کہ یہ ہمیں نمازیں پڑھنے کے لئے کہتا ہے ۔ تو سب لوگ کہیں گے کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے ۔ تم نمازیں پڑھو پس چونکہ اس طرح لوگوں کو اشتعال پیدا نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے وہ غلط الزام لگا کر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اسی طرح الزام لگایا جاتا تھا ۔ کہ وہ بادشاہ بننا چاہتے ہیں ۔ اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے ایک دفعہ یہودی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک روپیہ آپ کے سامنے رکھ کر کہا کہ قیصر ہم سے ٹیکس مانگتا ہے ۔ ہم اسے ٹیکس دیں یا نہ دیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس روپیہ پر کس کی تصویر ہے کہنے لگے قیصر کی ۔ آپ نے فرمایا تو پھر جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو ۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے ۔ دوسرا الزام انہوں نے یہ لگایا کہ یہ خدا کا بیٹا ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری کتابوں میں تو بعض لوگوں کو خدا تک کہا گیا ہے ۔ پھر اگر میں نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہدیا تو کیا ہوا اصل میں یہ پیار کے الفاظ ہیں جو الٰہ یا معبود کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتے ۔ بلکہ پیار کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں ۔

غرض یہود نے حضرت مسیح پر یہ الزام لگایا کہ یہ بادشاہ ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے جس کی آپ نے تردید فرمائی ۔ اسی طرح یہ الزام لگایا کہ یہ خدا کا بیٹا ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے ۔ اس کی بھی آپ نے تردید فرمائی ۔ انہوں نے یہ الزامات اس لئے لگائے تھے کہ ان کے بغیر ان لوگوں کو جوش پیدا نہیں ہو سکتا تھا ہمارے متعلق بھی اگر یہ کہا جائے کہ ہم قرآن شریف کو مانتے ہیں اسلام کے خلاف چلنے کو گناہ سمجھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں تو لوگوں کو غصہ کس طرح آئے ۔ اس لئے مخالف کوشش کرتے ہیں کہ احمدیوں کی طرف غلط باتیں منسوب کریں ۔

احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے مشہور مسیحی منّاد ڈاکٹر بلی گراہم کے نام

کھلی چٹھی

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج لائبیریا مشن بتوسط وکالت تبشیر

امریکہ کے مشہور و معروف عیسائی پادری ڈاکٹر بلی گراہم اور ان کی پارٹی نے افریقہ کا جو حال ہی میں وسیع تبلیغی دورہ کیا ہے اس کے مختصر حالات الفضل کی سابقہ اشاعتوں میں چھپ چکے ہیں۔ آج کی اشاعت میں احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے ان کے نام کھلی چٹھی اور چیلنج کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جو انہیں ۲۳ر جنوری کو بمع آٹھ نہایت اہم اسلامی کتب کے منروویا میں خاکسار نے دستی طور پر پیش کی۔

اس دورہ کے لئے آپ جنوری ۱۹۶۰ء میں امریکہ سے روانہ ہو کر سب سے پہلے لائبیریا آئے اور یہ خیال کر کے کہ یہ نسبتاً عیسائی ملک ہے یا یہاں عیسائیوں کی حکومت ہے۔ اس دورے کی ابتداء آپ نے یہاں سے کی۔ چنانچہ آپ نے اپنے پہلے لیکچر میں اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ یہاں ان کی بہت قدر ہوئی ہے اور انہیں چاروں طرف عیسائی ہی عیسائی نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے منروویا کی اس پبلک میٹنگ کا جس میں تقریباً دس ہزار حاضری تھی مقابلہ اپنی اس پبلک میٹنگ سے کر کے افسوس کیا۔ جو آپ نے ڈاکار (DAKAR) جیسے اہم شہر میں (جس کی آبادی تقریباً ۲۵۰۰۰۰ ہے) اپنے کسی سابقہ دورے میں کی تھی۔ اور باوجود انتہائی کوششوں کے صرف ۱۲۰ عیسائی اس میں شامل ہو سکے تھے اور انہیں بتایا گیا تھا کہ یہاں افریقن عیسائیوں کی تعداد ہی صرف اتنی ہے۔ اس امر کو دہراتے ہوئے آپ نے لائبیریا کے عیسائی مشنوں اور عیسائیوں کو اپیل کی کہ وہ ڈاکار اور اس کے اردگرد کے علاقہ پر ایسا تبلیغی حملہ کر دیں کہ وہاں افریقن عیسائیوں کو ۱۲۰ سے ۱۲۰ ہزار بنا دیں۔ ڈاکار فرنچ ویسٹ افریقہ کے سینیگال کے علاقہ کا دارالحکومت ہے اور یہ علاقہ تقریباً تمام تر مسلمان ہے۔ فرنچ لوگوں نے ڈاکار کو اپنے سیاسی مفاد کے پیش نظر بہت اہم اور خوبصورت بنا دیا ہے اور وہ عموماً اسے سیکنڈ پیرس قرار دیتے ہیں۔

لائبیریا میں ڈاکٹر گراہم صاحب نے تین دن قیام کیا۔ اس دوران میں خاکسار نے بطور نمائندہ جماعت احمدیہ جو کھلی چٹھی انہیں پیش کی اس کی نقول ان کی پارٹی کے سب امریکن ممبران کو پیش کرنے کے علاوہ جمہوریہ لائبیریا کے بعض وزراء اور اعلیٰ افسران اور ممالک غیر کے سفراء وغیرہ تک بھی پہنچائی گئیں اور تمام لوکل اخبارات کو بھی ارسال کی گئیں۔

قرآن کریم پر اپنے لیکچروں میں اعتراض

افسوس آپ نے اس چٹھی کا نہ کوئی جواب دیا اور نہ اس میں بیان کردہ کسی مذہب کی صداقت کو پرکھنے کی تجاویز اور چیلنج کو قبول کرنے کی انہیں جرأت ہوئی اور باوجود اس کے کہ آپ نے اپنی خاموشی سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیحؑ کی اپنی پیشگوئی مذکورہ متی باب ۲۱ کے مطابق مسیحی درخت اب روحانی لحاظ سے سوکھ چکا ہے اور اب محمدی درخت سے پیوند ہوئے بغیر اس میں کسی تازہ پھل لگنے کا امکان باقی نہیں رہا۔ پھر بھی آپ لائبیریا میں اپنے لیکچروں میں اسلام اور قرآن کریم پر اعتراض کرنے سے نہ رہ سکے اور ہمارے مطالبے کے باوجود ہمیں جواب دینے کا موقعہ دینے یا ہم سے باہمی گفتگو کرنے کی جرأت بھی وہ نہ دکھا سکے

ہماری کھلی تبلیغی چٹھی کا ترجمہ

احمدیہ مشن ہاؤس ۱۱۶ ایکبری سٹریٹ
منروویا لائبیریا ۲۳ر جنوری ۱۹۶۰ء

محترم ریورنڈ ڈاکٹر گراہم صاحب!

خاکسار لائبیریا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کا نمائندہ اور احمدیہ مشن لائبیریا کا موجودہ امیر ہے۔ لوکل پریس میں آپ کے لائبیریا تشریف لانے کی خبر پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ آپ کو اسلام کا پیغام پہنچانے اور اس کی تعلیم و عقائد سے آپ کو کما حقہٗ آگاہ کرنے کا یہ نادر موقعہ ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور کہ آپ سے درخواست کی جائے کہ آپ حضرت سیدنا و مولانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ اور تعلیم پر سنجیدگی سے غور کریں تاکہ آپ کو خود اپنی ذاتی تحقیق سے یہ معلوم ہو سکے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعی خدا کے پیارے رسولؐ اور عالمگیر پیغمبرؐ ہیں۔

پس اس خواہش کے مطابق آج میں آپ کو اس چٹھی کے ساتھ اسلام کے عقائد اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم و سیرت کے متعلق چند نہایت اہم اور عام فہم کتب پیش کرتے ہوئے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ضرور ان کا غیر جانبدارانہ طور پر گہری نظر سے مطالعہ فرمائیں تاکہ اسلام کے متعلق آپ کی معلومات میں مفید اضافہ ہو اور آپ کو اچھی طرح علم ہو جائے کہ اسلام کیا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے رسول خدا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا ابدی پیغام لے کر آئے

بین الاقوامی تبلیغی کیمپ

ظاہر ہے کہ ایک مذہب کی گہری اور منصفانہ تحقیق کے بغیر کسی طرح بھی انسان یہ فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا کہ وہ مذہب واقعی سچا اور ایسا ہے جس کے بغیر چارہ نہیں اور انسان کی زندگی کا مقصد حل نہیں ہو سکتا دوسری طرف یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مذہبی لحاظ سے آج دنیا دو عالمگیر تبلیغی کیمپوں یعنی اسلام اور عیسائیت میں منقسم ہے جو بین الاقوامی طور پر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے تبلیغی لحاظ سے آگے بڑھنے اور تمام دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لینے میں ہمہ تن مشغول ہیں اور اس تبلیغی دوڑ اور اس کے نتائج میں اسلام باوجود اپنی کم مائیگی اور بے سروسامانی کے مجموعی طور پر عیسائیت سے بہت آگے جا رہا ہے حالانکہ اسلام کو اس مادی ساز و سامان اور آسائیوں اور پولیٹیکل اقتدار وغیرہ کا عشرِ عشیر بھی اس وقت حاصل نہیں ہے۔ جو عیسائیت کو حاصل ہے

پس میرا خیال ہے کہ اس قسم کی صورت حالات میں آپ جیسے شہرۂ آفاق مقبول عام مسیحی منّاد کے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ آپ مذہب اسلام کا ایسے تسلی بخش طور پر پورا محققانہ مطالعہ کریں کہ آپ پر اسلام کی حقیقت خواہ سچائی ہو یا نعوذ باللہ جھوٹ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے اور آپ اس قابل ہو جائیں کہ اسلام کے سچا ثابت ہونے کی صورت میں اس کی سچائی اور نعوذ باللہ جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں اس کا جھوٹ دنیا کے سامنے کھول کر رکھ سکیں تاکہ اگر اسلام نعوذ باللہ جھوٹا مذہب ہے تو آپ دنیا کے کروڑ ہا مسلمانوں اور دیگر عوام کو اس سے بچا کر صحیح راستے پر چلا سکیں۔ اور اسلام اور عیسائیت کے درمیان اس آخری تبلیغی جہاد اور کشمکش میں آپ کی عیسائیت کو فتح نمایاں حاصل ہو سکے اور اگر آپ کی تحقیق اسلام کو سچا ثابت کر دے اور اس میں آپ کو محض سچائی ہی سچائی نظر آئے تو اس صورت میں بھی پھر آپ ایک سچے مذہب کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کر کے دنیا کو آپ اپنی کوششوں سے ایک ایسے مذہب کی پیروی کرنے سے بچا سکیں جو بنی نوع انسان کو ان کے اپنے اور ایک ایسے ہم جنس انسان کو خدا ماننے اور اس کی عبادت کرنے کی تلقین کرتا ہے جسے آج سے تقریباً دو ہزار سال قبل خود خدا نے عزوجل نے پیدا کیا تھا اور پھر دنیا کے لوگ مسیحؑ اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام دونوں کو خدا کے سچے اور پاک رسول ماننے کی طرف متوجہ ہوں

مسیحؑ صلیب سے بچ کر کشمیر میں

اگر آپ کی یہ تبلیغی جدوجہد محض عیسائیوں تک ہی محدود نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو آپ کو افریقن ممالک کے اپنے اس تبلیغی سروے کے دوران میں یقیناً ہزاروں بلکہ لاکھوں افریقن مسلمانوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں کہ آپ کے پاس اُن کے لئے کیا پیغام ہے اور کونسی نئی روحانی چیز آپ اُن کے سامنے پیش کریں گے۔ جس سے وہ پہلے محروم ہیں تاہم جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے شاید آپ کو علم ہو کہ ہم مسلمان پہلے ہی یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ خدا کے سچے اور بلند مرتبہ رسولوں میں سے تھے جو کہ اللہ تعالےٰ کی

درخواست دعا

میرے ماموں محترم حاجی محمد فاضل صاحب نے گنگارام ہسپتال سے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(احسان الرحمان ربوہ)

طرف سے صرف بنی اسرائیل کی ہدایت و راہنمائی کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم کے علاوہ انجیل متی اور یوحنا میں بھی مسیح کے کئی ایک اپنے بیانات اس امر کی واضح تائید کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ درحقیقت نہ خدا تھے اور نہ خدا کے بیٹے۔ نہ درحقیقت انہوں نے صلیب پر وفات پائی۔ نہ پھر زندہ کئے گئے اور نہ بعد میں آسمان پر زندہ بجسد عنصری اٹھائے گئے۔ اور نہ ہی وہ اب دوبارہ کسی وقت آسمان سے نازل ہونگے۔

جہاں تک ان کے معجزات کا تعلق ہے بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تمام معجزات تقریباً تقریباً اسی قسم اور نوعیت کے تھے۔ جو کہ پرانے عہد نامے کے بعض رسولوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بائیبل میں مذکورہ واقعاتِ صلیب پر مجموعی طور پر غور کرنے اور محققانہ نظر سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر چڑھائے تو ضرور گئے تھے۔ مگر وہ صلیب پر فوت ہرگز نہیں ہوئے اور صلیب پر درحقیقت ان پر ایک ایسی گہری غشی اور بے ہوشی طاری ہو گئی تھی جس سے بعض اکابرین یہود کو یہ دھوکا لگا کہ وہ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ حالانکہ اتنی معمولی قسم کی صلیب پر صرف پانچ چھ گھنٹوں میں خدا تعالیٰ کا وہ صحت مند اور نوجوان پہلوان کبھی جان نہیں دے سکتا تھا۔ خصوصاً جبکہ صلیب پر اس کی موت اسے ملعون اور جھوٹا نبی ثابت کرتی تھی۔ پس صلیبی موت کی لعنت سے بچائے جانے کے بعد انہوں نے مشرق بعید کی طرف ایک لمبا سفر اختیار کیا تاکہ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں یعنی دس گم شدہ قبائل کو ڈھونڈ کر ان تک اپنا پیغام رسالت پہنچائیں۔

چنانچہ حضرت مسیح نے انہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے کشمیر اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں جا پایا اور پھر وہاں ان میں ۱۲۰ سال کی عمر تک زندہ رہ کر آپؑ نے طبعی موت سے وفات پائی۔ مسیحؑ کی آخری زمانہ میں دوبارہ اس دنیا میں آمد کی پیشگوئی دراصل ایک استعارہ ہے۔ جس سے مراد صرف یہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح ناصری کے نام پر اور ان کی خو بو اپنے اندر لئے ہوئے خدا تعالیٰ کا ایک اور فرستادہ مسیحی صفات کے ساتھ اسی طرح ظاہر ہوگا جس طرح بائیبل کے مطابق حضرت یحیٰی علیہ السلام ایلیاہ نبی کے نام پر ان کی آمد ثانی کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ظاہر ہوئے تھے۔ (متی باب ۱۷)

متی اور یوحنا کی اناجیل میں حضرت مسیحؑ کے متعدد اور صریح بیانات سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ہاں انجیل یوحنا میں اس کے مقابل پر ان کی طرف یہ بیان بھی منسوب کیا گیا ہے کہ آپؑ نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی کہ وہ دنیا کی سب قوموں کی طرف جائیں اور ان کا پیغام پہنچائیں۔ مگر اول تو بائیبل کے مطابق سب قوموں سے مراد یہودی قبائل ہی ہیں جو بائیبل میں بعض دفعہ قوموں سے تعبیر کئے جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ قبائل سے۔ دوئم اس بیان کے متعلق جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے۔ خود بائیبل کے ماننے والے محققین نے اپنی حالیہ گہری تحقیق کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ مسیح کا اپنا بیان نہیں ہے بلکہ بعد میں ان کی طرف منسوب کر کے ان آیات کا الحاق کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ وہ آیات بائیبل کے ابتدائی نسخوں میں پائی نہیں جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب بائیبل کے بعض حالیہ ایڈیشنوں میں سے ان آیات کو خارج کر دیا گیا ہے۔

آسمانی باپ سے دعا کریں

یہاں میں ایک دفعہ پھر آپ سے اپنی پہلی درخواست کا اعادہ کرتا ہوں کہ آپ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی اور تعلیم کا ضرور گہری نظر اور نیک نیتی سے مطالعہ کریں اور اس سلسلہ میں اسلام کے مخالفین کا نہیں بلکہ مؤیدین اور مریدین اسلام کی طرف سے شائع شدہ لٹریچر سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ مخالفین اسلام عموماً ثابت شدہ حقائق بھی معاندانہ طریق پر بدل کر اور مسخ کر کے پیش کرتے ہیں اور عموماً "اخفاء حق" سے کام لیتے ہیں۔ پس امید ہے کہ اسلام کی حقیقت سے آپ کو آگاہ کرنے کے لئے ہماری اس مخلصانہ کوشش کی آپ ضرور قدر کریں گے۔ اور کم از کم ایک مرتبہ ضرور سچے دل اور نیک نیتی سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ کیا اسلام واقعی ایک عالمگیر اور سچا مذہب ہے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے حضرت مسیحؑ متی باب ۷ میں اپنے ماننے والوں کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "مانگو تاکہ تمہیں دیا جائے اور ڈھونڈو اور تلاش کرو تاکہ تم پا جاؤ اور خدا کا در کھٹکھٹاؤ تاکہ اس کی رحمت کے دروازے تمہارے لئے کھولے جائیں" پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ مانگتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے انہیں مل جائے گی" (متی باب ۱۸)

پس مسیحؑ کے ارشادات کی روشنی میں اب میں آپ سے یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے رب اور آسمانی باپ سے نہایت عاجزی سے یہ دعا بھی کریں کہ اے ہمارے پیارے اور محسن خدا اگر محمدؐ بھی تیرے پیارے اور سچے اور مقدس رسولؐ ہیں اور اگر وہ واقعی وہی پاک نبیؐ ہیں جن کی آمد کی خبر تورات کی کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ اور یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ و ۲۰ میں موجود ہے تو اے ہمارے مقدس آسمانی باپ میں تجھ سے تیرے پاک نام کا واسطہ دے کر ملتجی ہوں کہ تو اپنے فضل و احسان سے مجھ پر اس سچائی کو روشن کر دے اور خود میری دستگیری و رہنمائی فرما تاکہ میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے محروم نہ رہ جاؤں بلکہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر سعادتِ دارین حاصل کر دوں۔

اسلام کا ہرا بھرا روحانی درخت

اس کے بعد اب میں آپ کی توجہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بیان کردہ اس سنہری اصول کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے"۔ اس اصول کے مطابق امید ہے آپ مجھ سے متفق ہوں گے کہ ایک مذہب جس کا روحانی درخت ہر زمانہ میں نئے اور تازہ روحانی پھل نہیں دیتا وہ یقیناً بنی نوع انسان کی رہنمائی و ہدایت کا دعویٰ کرنے کے قابل نہیں ہے قرآن کریم کی آیت مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ الخ کے مطابق اسلام کا روحانی درخت ہمیشہ اپنے وقت پر تازہ پھل دیتا رہا ہے۔ اور ہر زمانہ میں امتِ محمدیہ میں ایسے مخلص اور اعلیٰ درجے کے روحانی لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہیں خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل رہا ہے اور خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ دنیا کے لوگوں کے مشاہدہ کے لئے اپنی خاص صفات اور نشانات ظاہر کرتا رہا ہے۔ آج بھی اسلامی دنیا میں ایسے سچے مومن اور اولیاء اللہ موجود ہیں جن کے ساتھ اس زمانے کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں اپنے قرب و الہام اور خاص روحانی برکات و نشانات سے نوازتا ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہوتے ہیں۔

پس یہ لوگ درحقیقت اسلام کے روحانی درخت کے حقیقی پھل ہیں۔ جو اسلام کے سچا اور زندہ مذہب ہونے کا بیّن ثبوت ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ مذہب اسلام خدائے عزّوجل کے اپنے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جو ہمیشہ ہرا بھرا رہتا ہے اور جس پر کبھی خزاں نہیں آتی اور ہمیشہ ایسے تازہ پھل دیتا رہتا ہے جن کی مٹھاس ہر وقت چکھی جا سکتی ہے۔ اور جس کی سچائی کا دارو مدار دو ہزار سال کے پرانے قصے کہانیوں پر نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصریؑ نے اپنے مندرجہ ذیل بیان میں اپنے ماننے والوں اور اپنی سچی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو اسی قسم کے پھلوں اور نشانوں کا وعدہ دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا۔ کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی دوں گا۔ یوحنا $\frac{14}{12 \text{ و } 13}$

حضرت مسیحؑ کے اس بیان کے مطابق اگر آپ اور آپ کا چرچ واقعی مسیحؑ پر سچا ایمان رکھتے ہیں تو آپ کو نہ صرف وہ سب کارہائے نمایاں اور معجزات جو مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کرنے کے قابل ہونا چاہیئے بلکہ ان معجزات سے بھی زیادہ شاندار معجزات اور خارق عادت امور دکھانے کی آپ میں اور آپ کے چرچ میں اہلیت ہونی چاہیئے۔ لیکن کیا چرچ نے کبھی بھی وہ کام کر کے دکھائے ہیں۔ جو مسیحؑ نے کئے۔ یہ بات تو خود مسیحؑ کے بیان سے واضح ہے۔ کہ یہاں کاموں سے مراد معجزات و نشانات اور وہ عجائب ہیں جو انجیل میں مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اگر گذشتہ زمانہ میں نہیں تو کیا آپ کا چرچ آج اس معیار کے مطابق یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ وہ ایمان پر قائم ہے۔ ویسے کام نہ سہی کیا آپ اور دنیا کے موجودہ چرچ سب مل کر ان کاموں اور معجزات و عجائبات کا عشرِ عشیر بھی کر دکھا سکتے ہیں جو مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

(باقی)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء بمقام ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ و جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا جملہ مجالس اور اراکین مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ اجتماع سے متعلق تفصیلات عنقریب مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ اعلان وصیت میں اضافہ

وصیت کرنیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

جب سے جماعت احمدیہ میں نظام وصیت کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی وقت سے دو ابتدائی چندوں کا ادا کرنا بوقت تحریر وصیت موصی کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے ایک تو چندہ شرط اوّل ہے جو معین نہیں ہے مگر فی زمانہ ایک روپیہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن صاحب استطاعت اس مد میں جتنا زیادہ دینا چاہیں دے سکتے ہیں بلکہ انہیں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ دینا چاہیئے۔

دوسرا چندہ اعلان وصیت کے لئے ہے۔ یہ چندہ اس وقت تک دو اخباروں میں وصیت کی اشاعت کی غرض سے چار روپے آٹھ آنے ہر وصیت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ مگر اب کتابت و طباعت اور کاغذ اتنا گراں ہو گیا ہے کہ ایک وصیت کی دو اخباروں میں اشاعت کے لئے چار روپے آٹھ آنے بالکل غیر مکتفی ثابت ہو رہے ہیں اور بعض رسائل اس اجرت پر وصایا چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ مورخہ ۱۳ میں اعلان وصیت بجائے چار روپے آٹھ آنے کے پانچ روپے آٹھ آنے مقرر کر دیا ہے۔ یعنی فی وصیت ایک روپیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ لہٰذا وصیت کرنے والے احباب اور سیکرٹری صاحبان مالی (جن کے پاس ایسے چندے مرکز میں بھجوانے کے لئے جمع ہوتے ہیں) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر نئی وصیت کے ساتھ اعلان وصیت کے لئے پانچ روپے آٹھ آنے اور شرط اوّل کی مد میں حسب استطاعت موصی جو کم سے کم ایک روپیہ ہو نے کر بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اب صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب سلسلہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (حشمت اللہ)

(۲) میٹرک کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تمام احمدی طلباء کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(رفیق احمد ابن حافظ شفیق احمد صاحب احمد نگر ربوہ)

ضروری اعلان

جو بزرگ اپنے ان عزیزوں کے متعلق جو بیرونی ممالک میں بسلسلہ تعلیم۔ ملازمت یا کاروبار مقیم ہیں۔ اس امر کے خواہشمند ہوں کہ ان کی تربیتی نگرانی کی جا سکے اور ان کا رابطہ مقامی جماعتوں سے کیا جائے۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے ایسے عزیزوں کے مکمل پتہ جات وکالت سے مطلع فرمائیں (وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

چک ۹۸ شمالی میں تین تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا کے زیر انتظام پہلا تربیتی اجلاس مورخہ ۲۷ جون بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ملک محمد اسلم صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حکیم علی حسن صاحب نے کی۔ اور نظم احمدیہ امدادی پرائمری سکول چک نمبر ۹۸ شمالی کے ایک طالبعلم ظفر اللہ خان تبسم نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ہمارے سکول کے ہی ایک اور طالبعلم عزیز مظفر احمد اعوان نے تاریخ اسلام کی روشنی میں غزوہ بدر پر مختصر تقریر کی۔ ازاں بعد چوہدری محمد اشرف صاحب گوندل نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ عزیز نصر اللہ خان بھٹی ابن مکرم چوہدری پیر احمد صاحب نے اسلام کا خدا غفور الرحیم ہے کے مضمون پر مختصر تقریر کی۔ آخر میں محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اس کی برکات پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر دیا۔

دوسرا اجلاس ۲۸ جون بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ مقامی کے زیر انتظام گرلز سکول میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم احمدیہ امدادی پرائمری سکول کے ایک طالب علم عزیز مبارک احمد نے کی پھر ہمارے سکول کے ہی ایک دوسرے طالب علم عزیز ظفر اللہ تبسم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور تیسرے طالب علم عزیز مظفر احمد گوندل نے حق و باطل کا معرکہ پر بڑی اچھی طرح روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اسلام اور احمدی خواتین کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تخمیناً ایک گھنٹہ لیکچر دیا جس میں آپ نے اسلام کے متعلق احمدی بہنوں کے فرائض پر روشنی ڈالی۔

تیسرا اجلاس ۲۸ جون کی شب کو بعد نماز عشاء زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ماسٹر عبد اللطیف صاحب اول مدرس نے کی۔ اس کے بعد نائب مدرس محترم ماسٹر محمود احمد صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم خواجہ صاحب موصوف نے ایک مفصل لیکچر دیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس اور مردوں کے دونوں اجلاس میں حاضری نہایت تسلی بخش رہی (محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ سرگودھا)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

بیرونی ممالک میں غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جاری فرمایا تھا۔ جس میں دیگر مذاہب پر اسلامی تعلیم کی روشنی میں تبصرہ کرنے کے علاوہ اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان پر برتری ثابت کی جانی مقصود تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی کہ

"یہ رسالہ کثیر تعداد میں شائع ہوا کرے اور بیرونی ممالک میں اس کی اشاعت عام ہو۔ کم از کم دس ہزار کی تعداد تو ہو"

لیکن افسوس کہ ابھی تک ہم حضور کی اس اہم خواہش کو پورا نہیں کر سکے۔ پس میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں کہ:-

(۱) اس کا علمی معیار کیسے بلند کیا جا سکتا ہے؟

(۲) اس کی اشاعت کیسے بڑھائی جا سکتی ہے؟

کثرت اشاعت کا ایک تو واضح طریق یہ ہے کہ سب احباب ایک تو خود اپنے نام رسالہ جاری کروائیں اور دوسرے غیر مذاہب کے احباب کے نام بھجوانے کے لئے ہماری اعانت فرمائیں۔ دس روپے سالانہ حضور علیہ السلام کی خواہش کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتے ہیں امید ہے کہ احباب کرام خاص طور پر توجہ فرمائیں گے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۰ سنہ ۱۹۶۰ء کے صفحہ ۶ پر اعلانات نکاح کے عنوان کے تحت میری طرف سے مولوی عبد الغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم کے صاحبزادے عبد الحی کے نکاح اور رخصتانہ کا جو اعلان چھپا ہے اس میں مہر کی رقم غلطی سے پندرہ صد کی بجائے پندرہ ہزار شائع ہو گئی ہے۔ دراصل مہر کی رقم پندرہ صد ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

عبد الکریم جہلمی مولوی فاضل نیا محلہ جہلم

گونگے بہرے اور نابینا بچوں کے مسائل

(از مکرم ایم ایچ گلزار صاحب لاہور)

(۱)

گونگے اور بہرے بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق اس سے قبل کئی مضامین الفضل میں وقتاً فوقتاً چھپتے رہے ہیں۔ اس مضمون کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ اس بے زبان مخلوق کے لئے جو کچھ پاکستان میں ہونا چاہیئے تھا۔ وہ نہیں ہو رہا۔ اس کام کے لئے پبلک کو آگے آنا چاہیئے تھا۔ لوکل باڈیز اور دیگر رفاہی کام کرنے والی انجمنوں کو یہ ذمہ داری سنبھالنی چاہیئے تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عوام نے اس کام کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ اس کی صرف دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کام کی اہمیت کے پیشِ نظر جتنی پبلسٹی اور پراپیگنڈہ کی ضرورت تھی وہ نہیں ہوا۔ دوسرے یہ کہ مخلوق بے زبان ہے۔ احتجاج نہیں کر سکتی۔ اپنا حق نہیں مانگ سکتی۔ شکایت نہیں کر سکتی۔ اور صحیح بات تو یہ ہے کہ اپنے حقوق کی نگہداشت کا اسے شعور ہی نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں گونگے اور بہرے لوگوں کی تعداد ستر ہزار سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ہر ۱۲۰۰ آدمیوں میں ایک گونگا ہے۔ ایک محدود اندازہ جو کہ غیر ملکوں میں لگایا گیا وہ یہ ہے کہ کسی ملک کی تقریباً ۴۷٪ آبادی عمر میں ۲۰ سال سے کم ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری قوم پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں گونگے اور بہرے بچوں کے لئے صرف ۹ سکول ہیں۔ جن میں تقریباً ۴۰۰ کے قریب لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور باقی تمام کے تمام گونگے اور بہرے لڑکے بری طرح سے نظر انداز کئے جا رہے ہیں۔ بعض والدین تو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی تعلیم و تربیت ناممکن ہے۔ اس لئے وہ اس طرف رجوع ہی نہیں کرتے۔ بعض غریب ہوتے ہیں وہ دوسرے شہروں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے سے معذور ہوتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکے بڑے ہو کر وحشی، چور، بے رحم، ظالم، شکی مزاج اور باغی قسم کی شخصیت کے مالک بن جاتے ہیں۔ اور اس طرح قوم کا ایک مفلوج حصہ بن کے رہ جاتے ہیں۔ یوں تو اندھے لڑکے بھی معذوروں کی فہرست میں آتے ہیں لیکن وہ اس بے زبان مخلوق سے زیادہ معذور نہیں ہو سکتے۔ اندھے لڑکے بظاہر دنیا سے زیادہ لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ مگر وہ سوسائٹی سے کٹے ہوئے نہیں ہوتے۔ ان کے پاس دلائل ہوتے ہیں۔ وہ احتجاج کر سکتے ہیں۔ اپنا حق مانگ سکتے ہیں شکایات سنا سکتے ہیں۔ اور اندھے ہونے کے باوجود اپنے گرد و پیش سے باخبر ہوتے ہیں۔ سیاست اور ملکی حالات میں بھی ان کو دلچسپی ہوتی ہے۔ ریڈیو کی خبروں اور پروگراموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں گو کہ زندگی کے ہر پہلو میں شریک ہوتے ہیں اور میں ایک واقعہ پیش خدمت کرتا ہوں جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اندھے لڑکے کس جرأت خوبی اور بے نیازی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ لاہور میں تقریباً سب پڑھے لکھے اندھے میرے واقف ہیں۔ کیونکہ میں کافی عرصہ ان میں رہا ہوں اور ان کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ ان لوگوں میں سے اکثریت ایسی ہے جو رمضان شریف کے شروع میں ڈاڑھی بڑھا لیتے ہیں اور لاہور کی مختلف مساجد میں جا کر قرآن مجید سنایا کرتے ہیں۔ اس طرح پر ان کو اچھا خاصا معاوضہ مل جاتا ہے اور ان کی سائیڈ بزنس چلتی رہتی ہے۔ میرے ایک دوست ہیں جو کہ بڑے خوش الحان ہیں۔ جب وہ قرآن مجید پڑھتے ہیں تو آدمی پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ ان کو گانے کا بھی بڑا شوق ہے۔

غالباً ۱۹۵۶ء کی بات ہے۔ رمضان شریف میں رام گلی والے ان کو قرآن مجید سنانے کے لئے لے گئے۔ یہ سارا مہینہ ترتیب اور باقاعدگی سے قرآن سناتے رہے۔ لاہور میں عید کے بعد ایک میلہ لگتا ہے۔ جس کو ٹرو کا میلہ کہتے ہیں۔ عید کے دوسرے دن میں دہلی دروازے کے باہر جا رہا تھا کہ ایک تھیٹر میں بے پناہ ہجوم تھا اور دور سے ہی میں نے حافظ صاحب کی آواز پہچان لی۔ حیرانگی کے عالم میں اندر گیا تو دیکھا کہ داڑھی مونچھ صاف ہے اور ایک عورت کے مقابل پر کرسی پر بیٹھے ایک مشہور گانا گا رہے ہیں۔ تھیٹر ختم ہوا۔ میں پاس گیا علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ بھئی کیا بات ہے کل تک تو شرع اور سنت کا دور دورہ تھا اور آج ایک دم غیر شرعی حرکت۔ بولے گلزار صاحب ابھی میں جوان ہوں دو دن کے پچاس روپے کون چھوڑے۔ مسجد سے تو مہینہ بھر میں ایک ہی سو روپے ملے ہیں۔ میں نے کہا بھئی اگر کوئی مقتدی رام گلی سے آنکلا۔ بولے یہ لاہور ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ کون کہاں ہے

میرا مقصد اس واقعہ سے یہ بتانا تھا کہ قارئین کو اندھے لڑکوں کی دلچسپیوں کا ہلکا سا اندازہ ہو سکے۔ اس مضمون سے حاشا و کلا میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اندھے لوگوں کی تعلیم و تربیت کے کافی سامان ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے ملک میں تمام اندھوں کی بہتری اور بحالی کے لئے تسلی بخش کام ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اندھوں کے لئے مختلف شہروں میں مفت تعلیم کھانے اور کپڑے اور رہائش کے انتظام ہیں ان کے لئے اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے کالج بھی موجود ہیں ان کے علٰحدہ پریس کا بندوبست گورنمنٹ کی طرف سے ہو چکا ہے جہاں ان کے لئے کتابیں اور رسائل اور اخباریں چھپتی رہیں گی تا کہ ان کی اپنی زبان میں دنیا کی تمام خبریں ان تک پہنچتی رہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود ہمارے ملک میں اندھوں کی کافی تعداد تعلیم و تربیت سے محروم ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مختلف وقتوں میں غیر ملکی ماہرین منگوائے گئے تھے تا کہ اندھوں کے مسائل حل کرنے میں مدد دیں۔ مگر تا حال ان کے مسائل ابھی حل طلب ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ گونگے اور بہرے بچے جو معذوری میں ان سے زیادہ ہیں۔ ان کے مسائل حل کرنے کے لئے آج تک کوئی غیر ملکی ماہر پاکستان نہیں آیا جس نے ان بے زبان لوگوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی کے لئے کوئی جامعہ منصوبہ پیش کیا ہو۔

(باقی)

لیڈر

(بقیہ صـ۲)

میں نہیں جھانکو نگا تو گو اللہ تعالےٰ تو قادر مطلق ہے۔ اس کے لئے تو یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی وقت نہ دیکھے۔ لیکن اگر محال کے طور پر فرض بھی کر لیا جائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے علم کو روک دے اور مسجد میں نہ دیکھے تو بھی نقصان اسی شخص کا ہوا جو نماز کے لئے نہیں آیا۔ کیونکہ وہ نماز کے ثواب سے محروم ہو گیا۔ اور میرے نزدیک تو مسجد میں نہ آنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالے یا اپنے کانوں کو بند کر دے یا اپنی زبان کاٹ ڈالے۔ یا اپنے دانت توڑ ڈالے۔ یا اپنی ناک کاٹ لے۔ جو شخص اپنے ان اعضاء کو کاٹتا ہے وہی دکھ اٹھاتا ہے۔ اسی طرح نمازیں بھی انسان کے روحانی اعضاء ہیں۔ نمازوں میں سستی کرنا اپنے روحانی اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہے۔"

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۶۰ء)

درخواست ہائے دعا

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور شاہد کی اہلیہ محترمہ چند روز سے زیادہ بیمار ہیں۔ اور آج کل لائلپور ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو پاؤں پر چوٹ لگ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

منصور احمد ظفر۔ ربوہ

حویلیاں کے قریب ٹرین کے حادثہ میں ۵۰ مسافر ہلاک و مجروح

۴۳ ڈاؤن پسنجر کی ۲ بوگیاں اُلٹ کر نالہ میں جا گریں

راولپنڈی ۱۴ جولائی حویلیاں سے تو میل دور سرائے صالح سٹیشن کے قریب کل سہ پہر ٹرین کا ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ جب ۴۳ ڈاؤن پسنجر کی دو بوگیاں الٹ کر نالہ میں جا گریں۔ اندیشہ ہے کہ اس حادثہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے مسافروں کی تعداد ۵۰ سے کم نہیں ہوگی۔

اطلاع ملی ہے کہ ٹرین حویلیاں سے راولپنڈی آ رہی تھی۔ سرائے صالح سٹیشن کے قریب ایک پل گذشتہ رات زبردست بارش کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا۔ اور اس پل پر ریل کی پٹڑی بڑی کمزور ہو چکی تھی۔ جب یہ ٹرین یہاں پہنچی تو اس کا انجن پل پار کر گیا لیکن دو بوگیاں ٹرین سے کٹ کر الٹ گئیں اور نیچے نالہ میں جا گریں۔ ان بوگیوں میں تقریباً ایک سو مسافر سوار تھے جن میں سے کم از کم پچاس ہلاک یا زخمی ہوئے۔ رات کے آٹھ بجے تک کوئی ریلیف ٹرین موقع پر نہیں پہنچی تھی۔ اور باہمت دیہاتی ملبہ سے لاشیں اور زخمی نکالنے میں مصروف تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں چوہدری عبدالغنی ریلوے گارڈ بھی شامل ہیں۔ آخری اطلاع کے مطابق ریلوے کے حکام اور امدادی ٹرین جائے حادثہ پر پہنچ گئی ہے۔

بھارت پاکستان سے چھ اشیاء درآمد کرے گا

چھالیہ، پان، انڈے، مرغیاں، مچھلی، یونانی دوائیں اور مویشی!

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ بھارتی حکومت نے پاکستان اور بھارت کے ۲۴ مارچ ۱۹۶۰ء کے معاہدے کے پہلے پروٹوکول کے مطابق پاکستان سے چھ اشیاء درآمد کرنے کے لئے لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو چھالیہ، پان، انڈے اور مرغی، مچھلی، مفرد اور مرکب ادویات (جن میں یونانی اور آیورویدک ادویات بھی شامل ہیں) اور مویشیوں (گھوڑوں سمیت) پر مشتمل ہیں۔

پروٹوکول میں بتایا گیا ہے کہ یہ اشیاء پاکستان سے ناقابل تبدیل بھارتی روپے سے خریدی جائیں گی۔ یہ لائسنس بعض مخصوص شرائط پر جاری کئے جائیں گے۔

یہ لائسنس چھ ماہ کے لئے ہوں گے۔ درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کیلئے پچاس پچاس کروڑ روپے

ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے سلسلہ میں مرکزی امداد

راولپنڈی ۱۴ جولائی ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس مالی سال میں مرکز کی طرف سے دونوں صوبوں کو ان کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے سلسلے میں قریباً پچاس پچاس کروڑ روپے کی امداد دی جائے گی۔ مشرقی پاکستان کو موجودہ مالی سال میں ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے ۲۷ کروڑ دس لاکھ روپیہ نقد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ رقم قرضے کے طور پر دی جائے گی۔ مرکزی حکومت کو بیرونی قرضوں کی شکل میں جو امداد ملنے والی ہے اس میں ۳ کروڑ انسٹھ لاکھ روپیہ مشرقی پاکستان کو مشینوں اور آلات کی شکل میں دیا جائے گا تاکہ یہ صوبہ اپنے منصوبوں کی تکمیل کر سکے۔ جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے اسے ۲۶ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ نقد خرچ کی شکل میں دیا جائے گا اور بیرونی قرضے میں سے چھ کروڑ ۸۲ لاکھ روپیہ مشینوں اور آلات کی شکل میں دیا جائیگا۔ مشرقی پاکستان کو دیہات سدھار پروگراموں کی تکمیل کے سلسلے میں ایک کروڑ اناسی لاکھ روپیہ بطور امداد دیا جائے گا اور ۲۶ لاکھ روپے کی مشینیں فراہم کی جائیں گی۔ مغربی پاکستان کو اس مد میں دو کروڑ ساڑھے سات لاکھ روپیہ دیا جائے گا اور ۱۶ لاکھ روپے کی مشینیں فراہم کی جائیں گی۔

محترم میاں بدرالدین صاحبؓ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں مالیر کوٹلہ سے قادیان آ گئے تھے۔ اس طرح آپ کو بھی اپنے والد محترم کے ہمراہ اوائل عمری میں ہی قادیان آنے اور یہاں رہنے کا موقع ملا۔ آپ ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ اور صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ ہجرت کے بعد آپ نے ربوہ میں رہائش اختیار کی۔ تاہم گذشتہ دو سال سے سندھ چلے گئے تھے وہاں سے یکفتہ عشرہ قبل بیماری کی حالت میں ہی ربوہ واپس آئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے فضل عمر ہسپتال میں آپ کے علاج معالجے کا انتظام کرایا اور آپ کی تیمارداری کے لئے خدام الاحمدیہ کے اراکین کو مقرر فرمایا۔ لیکن آپ اس بیماری سے صحت یاب نہ ہو سکے اور ترقی کر گئے جو دائمی کھو دیتی، اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار نے آپ کی تیمارداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ولادت

مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب کو جو حال ہی میں اعلاء کلمۃ الحق کے لئے بیرون پاکستان روانہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اہلیہ مولوی منیر الدین احمد صاحب کو بھی صحت بخشے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اعلان

مکرم شیخ خوشی محمد صاحب سکنہ لنگے ضلع گجرات کو ضلع گجرات کی جماعتوں کی تربیت اور چندہ اشاعت لٹریچر وقف جدید کی فراہمی کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ مگر کچھ مدت سے ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہو رہی۔ لہذا اب اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم شیخ خوشی محمد صاحب جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر واپس تشریف لا کر دفتر میں رپورٹ کریں۔

ناظم تعلیم

(وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ ایک عرصہ ایڑیوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں والدہ ماجدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری عبدالمجید خاں کارکن اصلاح و ارشاد ربوہ)